

پھول کی فریاد



4920CH28

کیا خطا میری تھی ظالم، تو نے کیوں توڑا مجھے
 کیوں نہ میری عمر ہی تک شاخ پر چھوڑا مجھے
 جانتا گر اس ہنسی کے دردناک انجام کو
 میں ہوا کے گدگد آنے سے نہ ہنستا نام کو
 شاخ نے آغوش میں کس لطف سے پالا مجھے
 تو نے ملنے کے لیے بستر پہ ہے ڈالا مجھے
 میری خوشبو سے بسائے گا بچھونا رات بھر
 صبح ہوگی تو مجھے تو پھینک دے گا خاک پر
 پتیاں اڑتی پھریں گی منتشر ہو جائیں گی
 رفتہ رفتہ خاک میں مل جائیں گی کھو جائیں گی
 تو نے میری جان لی دم بھری زینت کے لیے
 کی جفا مجھ پر فقط تھوڑی سی فرحت کے لیے
 دیکھ میرے رنگ کی حالت بدل جانے پہ ہے
 پتی پتی ہو چلی، بے آب مڑجھانے پہ ہے
 پیڑ کے وہ سبز پتے رنگ میرا، ان میں لال
 جس طرح کا ہی دوپٹے میں کسی گل روکے گال

جس کی رونق تھا میں بے رونق وہ ڈالی ہو گئی
 حیف ہے بچے سے ماں کی گود خالی ہو گئی
 تئلیاں بے چین ہوں گی جب نہ مجھ کو پائیں گی
 غم سے بھونرے روئیں گے اور بلبلیں چلائیں گی
 دودھ شبنم نے پلایا تھا ملا وہ خاک میں
 کیا خبر تھی یہ کہ ہے، بے رحم گل چیں تاک میں
 مہر کہتا ہے مری کرنوں کی سب محنت گئی
 ماہ کو غم ہے کہ میری دی ہوئی رنگت گئی
 دیدہ حیراں ہے کیاری، باغباں کے دل پہ داغ
 شاخ کہتی ہے کہ ہے ہے گل ہوا میرا چراغ
 میں بھی فانی تو بھی فانی سب ہیں فانی دہر میں
 اک قیامت ہے مگر مرگِ جوانی دہر میں
 شوق کیا کہتے ہیں سُن لے تو سمجھ لے مان لے
 دل کسی کا توڑنا اچھا نہیں تو جان لے

شوق قدوائی

سوالوں کے جواب لکھیے

1. پھول کس کی فریاد کر رہا ہے؟
2. پھول پر کیا ظلم ہوا ہے؟
3. چمن سے جدا ہو کر پھول پہ کیا گزرے گی؟
4. چمن میں پھول کی جدائی کا کس کس کو رنج ہے؟